ناقص طہر کی وضاحت

دار الافتاء اہلسنت (دعوت اسلامی)

سوال

ناقص طہر سے کیا مراد ہے؟

جواب

بِسْمِ اللہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِکِ الْوَھَّابِ اَللّٰھُمَّ ھِدَایَۃَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

ناقص طہر سے مراد وہ طہر ہے کہ جس میں صحیح طہر کی شرائط میں سے کوئی ایک بھی شرط مفقود ہو اور صحیح طہر کی شرائط یہ ہیں:

1۔ یہ طہر کم از کم پندرہ دن کا ہو۔

2۔ اس کے پندرہ ایام میں ابتداءً یا انتہاءً، اسی طرح درمیان کے ایام میں سے کوئی بھی دن خون والا نہ ہو۔

3۔ یہ طہر دو صحیح خونوں کے درمیان واقع ہو۔

نیز نفاس کے چالیس دنوں میں کچھ دن خون آیا اور پھر پندرہ دن یا اس سے زائد دن ایسے گزرے کہ جن میں خون نہیں آیا، مگر اس کے بعد چالیس دن کے اندر اندر ہی دوبارہ خون آ گیا، تو درمیان میں جو طہر آیا وہ سارا طہر فاسد ہو گا۔

منہل الواردین میں ہے"(والطھر الصحیح مالا یکون اقل من خمسة عشر یوما) بان یکون خمسة عشر فاکثر لان مادون ذلک طھر فاسد (ولا یشوبه) ای یخالطه (دم) اصلا لا فی اوله ولا فی وسطه ولا فی آخره (ویکون بین الدمین الصحیحین) احترازعما یکون بین الاستحاضتین اوبین حیض و استحاضة اوبین نفاس واستحاضة اوبین طرفی نفاس واحد، ملتقطاً"ترجمہ: صحیح طہر وہ ہوتا ہے جو پندرہ دن سے کم نہ ہو، بایں صورت کہ پندرہ دن ہو یا اس سے زیادہ، کیونکہ اس سے کم کا طہر، فاسد کہلاتا

ہے، اور اس طہر میں خون کا اصلاً اختلاط نہ ہو، نہ شروع میں نہ درمیان میں نہ آخر میں، اور وہ دو صحیح خونوں کے درمیان ہو، یہ احتراز ہے اس طہر سے جو دو استحاضوں کے درمیان ہو یا حیض و استحاضہ کے درمیان ہو یا نفاس و استحاضہ کے درمیان ہو یا ایک ہی نفاس کے دو طرفہ خون کے درمیان ہو۔ (مجموعہ رسائل ابن عابدین (رسالہ منھل الواردین)، ص 75، مطبوعہ کوئٹہ)

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

مجیب: مولانا احمد سلیم عطاری مدنی

فتوی نمبر: WAT-3889

تاریخ اجراء: 05ذوالحجۃ الحرام 1446ھ/02جون 2025ء

Dar-ul-IftaAhlesunnat (Dawat-e-Islami)
www.fatwaqa.com
daruliftaahlesunnat
DaruliftaAhlesunnat
Dar-ul-ifta AhleSunnat
feedback@daruliftaahlesunnat.net